قبائلی علاقوں سے آنے والوں کو شیلٹر فراہم کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن طالبان کو کراچی یا سندھ پر قبضہ کرنے نہیں دینگے۔الطاف حسین

ملک پہلے ہی سیاسی اور معاشی بحران کا شکار تھا اور اب اس سے بھی بڑا خطرہ طالبان کی شکل میں سامنے آرہا ہے

طالبان کی شکل میں آنے والوں نے چاروں طرف سے کراچی کو گھیر لیا ہے، طالبانائزیشن کی سازش پر عمل کیا جارہا ہے

کراچی میں طالبان کا قبضہ ہوا تو سب سے پہلے پوش ایریاز کے گھروں، فیکٹریوں اور صنعتوں پر قبضہ کیا جائے گا

تاجر برادری سمیت تمام شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد طالبانائزیشن کو ناکام بنانے کیلئے ایم کیوایم کا بھرپور ساتھ دیں

مجھے غریب اور مڈل کلاس لوگوں کی طرح تاجر وصنعتکار برادری کی بھی فکر ہے، کراچی میں بزنس کمیونٹی کے اجتماع سے ٹیلیفون پر خطاب

کراچی۔۔۔6جولائی2008ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ کراچی اور سندھ کے عوام کسی سے محاذ آرائی نہیں چاہتے ، ہم قبائلی علاقوں سے آنے والوں کو شیلٹر اور مدد فراہم کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن کراچی اور سندھ کے عوام طالبان کو کراچی یا سندھ پر قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔حکومت ایسا کرنے والوں کو روکے ورنہ عوام میدان میں آجائیں گے۔ہم ڈنڈا بردار شریعت کو نہ کل مانتے تھے، نہ آج مانتے ہیں اور نہ کل مانیں گے۔ جناب الطاف حسین نے ان خیالات کا اظہار کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں منعقد ہونے والے بزنس کمیونٹی کے ایک اجتماع سے ٹیلیفون پر خطاب کرتے ہوئے کیا۔اجتماع میں وفاقی ایوان صنعت وتجارت، کراچی اسٹاک ایکسچینج، کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز، سائٹ ایسوسی ایشن، کورنگی ایسوسی ایشن آف ٹریڈ اینڈ انڈسٹریز، نارتھ کراچی ٹریڈ اینڈ انڈسٹریز اور تاجر وصنعتکار برادری کی مختلف انجمنوں سے تعلق رکھنے والے صنعتکاروں اور تاجروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔اجتماع میں ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے ارکان، ایم کیوایم سے تعلق رکھنے والے صوبائی وزراء اور ارکان قومی وصوبائی اسمبلی اور سینیٹرز بھی موجود تھے۔اجتماع سے اپنے خطاب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ ایم کیوایم نے ہر موقع پر کراچی کی بزنس کمیونٹی کو اعتماد میں لیکر کام کیا ہے اور پارٹی فیصلوں میں انکے رائے مشوروں کو بھی شامل کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک کئی بحرانوں سے گزر رہا ہے، بین الاقوامی سطح پر تیل کی قیمتیں اس تیزی سے بڑھ رہی ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ آئندہ چند روز میں تیل کی قیمت 150 ڈالر فی بیرل تک جا پہنچے گی۔انہوں نے کہا کہ ملک میں سیاسی عدم استحکام اور امن وامان کی صورتحال اطمینان بخش نہ ہونے کے باعث پاکستان کی معیشت غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہے ، اسٹاک ایکسچینج کا گراف دن بدن گرتا جارہا ہے، اربوں روپے کا سرمایہ بیرون ممالک منتقل ہورہا ہے، ملک میں سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی ہورہی ہے اور سرمایہ کاروں کو ملک میں اپنا سرمایہ ڈوبنے کا خدشہ لاحق ہے۔انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم ملکی اور بین الاقوامی سطح پر کوشش کررہی ہے کہ ملک میں سرمایہ کاری کیلئے سازگار ماحول بنایا جاسکے اور سرمایہ کاروں پر ایسے ٹیکسز کا بوجھ نہ ڈالا جائے جن کی ادائیگی انکے بس میں نہ ہو۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ ملک پہلے ہی سیاسی ومعاشی بحران کا شکار تھا اور اب اس سے بھی بڑا خطرہ طالبان کی شکل میں سامنے آرہا ہے جس کے اشارے ایم کیوایم دیتی رہی ہے اور اس خطرے کے خلاف بڑی بڑی ریلیوں کی شکل میں سندھ بالخصوص کراچی کے عوام کے احساسات وجذبات کا اظہار کرتی رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ سندھ اور اس کا دارالخلافہ کراچی لبرل سوچ رکھنے والوں کا صوبہ اور شہر ہے۔الحمدللہ سندھ بالخصوص کراچی کے عوام طالبان کے قیام سے پہلے بھی مسلمان تھے، نماز، روزہ اور دیگر عبادات کیا کرتے تھے، ہمیں کسی ڈنڈا بردار اور کلاشنکوف بردار شریعت کی نہ اس وقت ضرورت تھی نہ آج ضرورت ہے لہٰذا کسی کو ہمیں اپنی خواہش کے مطابق مسلمان بنانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان کی جدوجہد میں تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد شریک تھے، اس وقت کسی نے کسی سے اسکا مسلک ، فقہ اور عقیدہ نہیں پوچھا تھا، کسی نے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح سے ان کا فقہ نہیں پوچھا تھا، قائداعظم خوجہ اثنائے عشری شیعہ تھے لیکن برصغیر کے مسلمانوں نے ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قیام پاکستان کی جدوجہد کی اور بالآخر طویل قربانیاں دینے کے بعد پاکستان معرض وجود میں آگیا۔انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان کے ابتدائی ایام میں بزنس کمیونٹی بالخصوص میمن برادری نے قائداعظم محمد علی جناح کو بلینک چیک لکھ کر دیئے تاکہ پاکستان کی معیشت کو نہ صرف سنبھالا دیا جاسکے بلکہ پاکستان کو اسکے پیروں پر کھڑا کیا جاسکے۔ پاکستان کیلئے عطیات دینے والوں میں تمام فقہوں اور مسلکوں کے ماننے والے شامل تھے۔انہوں نے کہا کہ ملک میں حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت امام حنبلؒ، حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام جعفر صادقؒ کے ماننے والے قیام پاکستان سے طالبان کے آنے تک اپنے اپنے مسالک، فقہوں اور عقیدوں پر عمل کرتے ہوئے امن وسکون سے رہتے چلے آرہے تھے اور کبھی کسی مسلک وعقیدے کے ماننے والے نے کسی پر زبردستی اپنا مسلک وعقیدہ تھوپنے کی کوشش نہیں کی۔انہوں نے شرکاء سے دریافت کیا کہ کیا طالبان کے قیام سے قبل آپ اللہ تعالیٰ، قرآن مجید اور نبی کریمؐ کو نہیں مانتے تھے؟ جس پر شرکاء نے جواب دیا ''مانتے تھے''۔انہوں نے

کہا کہ بدقسمتی سے آج ملک میں طالبانائزیشن اور فرقہ واریت کی آگ بھڑکائی جارہی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ایم کیوایم کے قیام سے قبل کراچی میں سازش کے تحت فرقہ وارانہ فسادات کرائے گئے لیکن ایم کیوایم وجود میں آئی تو اس کی کوششوں سے کراچی میں فرقہ وارانہ فسادات کا خاتمہ ہوا اور فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑکانے والی تنظیموں کی سازشیں ناکام ہوئیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ ایک بڑی ریلی کے ذریعہ سندھ اور کراچی کے عوام کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے ڈنڈا بردار اور کلاشنکوف بردار شریعت کو ایم کیوایم بانگ دہل نامنظور کرنے کا اعلان کرچکی ہے لیکن ایک منظّم منصوبہ بندی کے تحت ایک مرتبہ پھر سندھ بالخصوص کراچی میں طالبانائزیشن کی سازش پر عمل کیا جارہا ہے، NWFP، اور قبائلی علاقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو ٹرکوں میں بھر بھر کر سندھ بالخصوص کراچی لایا جارہا ہے اور شہر کے مختلف علاقوں میں ان کے غیر قانونی قبضہ کرائے جارہے ہیں، طالبان کی شکل میں آنے والوں نے چاروں طرف سے کراچی کو گھیر لیا ہے۔ یہ عناصر شہر کے مختلف علاقوں میں پمفلٹ تقسیم کررہے ہیں اور وال چاکنگ کررہے ہیں کہ ’’ اگر کراچی میں رہنا ہے تو جئے طالبان کہنا ہے‘‘ ۔اس کے علاوہ یہ عناصر فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑکانے کیلئے ’’خمینی کتا...... خمینی کافر‘‘ جیسے بیہودہ اور شرانگیز نعرے بھی دیواروں پر تحریر کررہے ہیں۔ جناب الطاف حسین نے سوال کیا کہ کیا اس عمل سے محبت و بھائی چارہ پیدا ہوگا یا فساد برپا ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل افغانستان کے شہر مزار شریف، پاکستان میں پارہ چنار اور ڈیرہ اسمٰعیل خان میں شیعہ مرد و خواتین اور بچوں کو ہزاروں کی تعداد میں بیدردی سے شہید کیا گیا اور اب کراچی میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑکائی جارہی ہے اور یہ کہا جارہا ہے کہ لوگ طالبان میں شامل ہوں، خواتین تعلیم اور ملازمتیں چھوڑیں، یہ طالبان خواتین کو شٹل کاک برقعہ پہنا کر انہیں گھروں میں بند کرنا چاہتے ہیں اور خواتین کے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کو نذرآتش کرنا چاہتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ پردہ صرف شٹل کاک برقعہ پہننے سے نہیں ہوتا، اصل پردہ دل اور نظر کا ہوتا ہے اور اگر کسی کا دل اور نظر صاف نہ ہو تو ظاہری پردے سے کوئی فائدہ نہیں۔انہوں نے کہا کہ ہم الحمدللہ مسلمان ہیں اور ہماری مائیں، بہنیں بیٹیاں تعلیمی اداروں اور دفاتر میں اپنی عزت واحترام کرانا اچھی طرح جانتی ہیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ طالبان والوں نے اپنی شریعت، اپنے اصول اور اپنے قوانین بنالئے ہیں اور جس کو چاہیں کافر قرار دے رہے ہیں اور جس کو چاہیں سزا دے رہے ہیں، لڑکیوں کے تعلیمی اداروں کو تباہ کررہے ہیں، اسلام آباد میں انہوں نے چائنیز مساج سینٹر پر حملہ کرکے چائنیز مرد و خواتین فزیشن کو اغوا کرکے تشدد کا نشانہ بنایا، پشاور سے چرچ میں عبادت میں مصروف عیسائیوں کو اغوا کرلیا، یہ لوگوں کو زبردستی کلمہ پڑھارہے ہیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ پاکستان میں غیر مسلموں کو پکڑ کر ان کے ساتھ جو بہیمانہ سلوک کیا جارہا ہے اگر یہی عمل مغربی ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے ساتھ ہونے لگے تو کیا اسے درست قرار دیا جائے ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ مذہبی انتہا پسند عناصر اس طرح کا عمل کرکے آخر دنیا میں اسلام کو کس روپ میں پیش کررہے ہیں؟ جناب الطاف حسین نے اجتماع کے شرکاء کی توجہ مورخہ 26، جون 2008ء کو روزنامہ ڈان اور 30، جون 2008ء کو روزنامہ دی نیوز میں شائع ہونے والی رپورٹس کی جانب مبذول کرائی جن کے مطابق کیماڑی کے علاقے میں طالبان کی جانب سے پمفلٹ میں لکھا گیا ہے کہ اگر کسی ٹرک ڈرائیور نے نیٹو کیلئے تیل، ڈیزل یا دیگر سامان سپلائی کیا تو نہ صرف اس ٹرک کو نذرآتش کردیا جائے گا بلکہ ٹرک ڈرائیور کو بھی ذبح کردیا جائے گا۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ آخر یہ ہو کیا رہا ہے؟ کیا پاکستان اسی لئے بنا تھا؟ انہوں نے اجتماع کے شرکاء سے سوال کیا کہ کیا آپ کراچی کی طالبانائزیشن چاہتے ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ جس طرح قبائلی علاقوں میں بچیوں کے اسکولوں کو جلایا جارہا ہے اسی طرح کراچی میں بھی لڑکیوں کے اسکول اور کالجوں کو جلادیا جائے؟ اس پر حاظرین نے ایک آواز ہوکر جواب دیا ’’نہیں‘‘۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ سندھ بالخصوص کراچی میں طالبانائزیشن کی سازش کو ناکام بنانے کیلئے ایم کیوایم جو کچھ کرسکتی ہے وہ ضرور کرے گی لیکن اب وقت آگیا ہے کہ تاجر برادری سمیت تمام شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والا ایک ایک فرد طالبانائزیشن کو ناکام بنانے کیلئے ایم کیوایم کا بھرپور ساتھ دے کیونکہ اگر سندھ بالخصوص کراچی میں طالبان کا قبضہ ہوا تو سب سے پہلے پوش ایریاز کے گھروں، فیکٹریوں اور صنعتوں پر قبضہ کیا جائے گا۔ انہوں نے حاظرین سے کہا کہ طالبانائزیشن کی سازش ناکام بنانے کیلئے آپ کو خود آگے آنا ہوگا، آپ کو اپنی حفاظت کا بندوبست خود کرنا ہوگا، اپنے علاقوں میں چوکیداری سسٹم رائج کرنا ہوگا اس کیلئے ایم کیوایم کے لاکھوں کارکنان آپکے شانہ بشانہ ہوں گے۔

جناب الطاف حسین نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ کراچی اور سندھ کے عوام کسی سے محاذ آرائی نہیں چاہتے، ہم قبائلی علاقوں سے آنے والوں کو شیلٹر اور مدد فراہم کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن کراچی اور سندھ کے عوام طالبان کو کراچی یا سندھ پر قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ایسا کرنے والوں کو روکے ورنہ عوام میدان میں آجائیں گے۔انہوں نے کہا کہ سندھ دھرتی کے دارالحکومت کراچی نے ہر صوبے کے لوگوں کو اپنے دامن میں جگہ دی ہے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اس شہر کی وسعت قلبی کسی کو اس بات کی اجازت دے کہ وہ شہر کے لوگوں پر ڈنڈے اور بندوق کے زور پر اپنی شریعت تھوپے۔ہم اس ڈنڈا بردار شریعت کو نہ کل مانتے تھے، نہ آج مانتے ہیں اور نہ کل مانیں گے، ہم زور زبردستی کی شریعت ماننے کے بجائے اپنی جانوں کی قربانیاں دینا پسند کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم طالبان کے قیام سے پہلے بھی مسلمان تھے، آج بھی مسلمان ہیں لہٰذا ہمیں مزید مسلمان بنانے کی کوشش نہ کی جائے، ہماری سزا اور جزا کا فیصلہ طالبان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ

پاکستان کا ایک بازو پہلے ہی ہم سے علیحدہ ہوچکا ہے اوراب باقیماندہ پاکستان کو تباہ کرنے کیلئے طالبان والوں کو کراچی بھیجا جارہا ہے تاکہ کراچی جو پاکستان کی اقتصادی شہ رگ ہے وہ تباہ ہو تو پاکستان تباہ ہوجائے۔ بدقسمتی سے طالبان والوں کو کراچی لانے اور انکے قبضے کرانے میں اسٹیبلشمنٹ اور ایجنسیوں کے کچھ عناصر بھی انکی مدد کررہے ہیں۔ جناب الطاف حسین نے حاظرین سے کہا کہ جس طرح مجھے غریب اور مڈل کلاس لوگوں کی فکر ہے اسی طرح تاجر وصنعتکار برادری کی بھی فکر ہے، میری اپنی کوئی فیکٹری یا انڈسٹری نہیں ہے لیکن میں آپ کی فیکٹریوں اور انڈسٹریز کی فکر اور قدر کرتا ہوں کیونکہ یہ ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ہمارے درمیان طبقاتی تفریق ختم ہو، غریب امیر ایک ہوجائیں اور ہم متحد ہوکر اپنے صوبہ اور شہر کو طالبانائزیشن سے بچائیں۔ انہوں نے اجتماع میں شریک تاجروں اور صنعتکاروں سے کہا کہ 27 دسمبر 2007ء کو بھی شہر میں آپ کی فیکٹریوں کو لوٹا گیا اور لوٹنے کے بعد انہیں مزدوروں سمیت جلایا گیا، دکانوں کے تالے توڑ توڑ کر انہیں لوٹا گیا، خواتین کی عصمت دری کی گئی، دہشت گردی اور بربریت کا بازار گرم کیا گیا لیکن کوئی آپ کو بچانے نہیں آیا۔ کوئی اس بات کا تذکرہ تک نہیں کرتا کہ 27 دسمبر کو کراچی میں کیا ہوا۔ انہوں نے حاظرین سے کہا کہ آپ کا ساتھ کوئی نہیں دے گا، اپنی صنعتوں، دکانوں، اپنے گھروں اور اپنے بچوں کی سلامتی وبقاء کیلئے آپ کو خود بیدار ہونا ہوگا اور اپنے تحفظ و بقاء کا سامان خود کرنا ہوگا۔ جناب الطاف حسین نے حاظرین سے کہا کہ شہر کو طالبانائزیشن سے بچانا ایم کیوایم اپنا فرض سمجھتی ہے اور اس کیلئے جو کچھ اس کے بس میں ہے وہ کررہی ہے لیکن بزنس کمیونٹی کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے محلوں اور صنعتی علاقوں میں کمیٹیاں تشکیل دیں، ڈپلومیٹس اور تمام شعبہء زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کو طالبانائزیشن کی سازش سے آگاہ کریں۔ انہوں نے اجتماع میں شرکت اور اتحاد ویکجہتی کا مظاہرہ کرنے پر بزنس کمیونٹی کو اپنی اور ایم کیوایم کی جانب سے خراج تحسین پیش کیا۔ جناب الطاف حسین کے خطاب کے بعد تاجر وصنعتکار برادری کی مختلف شخصیات نے فرداً فرداً جناب الطاف حسین سے گفتگو کی اور طالبانائزیشن کی سازش کو ناکام بنانے کیلئے اپنا ہر ممکن کردار ادا کرنے کا یقین دلایا۔

بلدیہ ٹاؤن میں عمارت منہدم ہونے سے کئی افراد کی ہلاکتوں پر الطاف حسین کا اظہار تعزیت

لندن۔۔۔6 جولائی 2008ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کراچی کے علاقے بلدیہ ٹاؤن کی سوات کالونی میں ایک عمارت کے زمیں بوس ہونے کے نتیجہ میں کئی افراد کے جاں بحق اور زخمی ہونے کے واقعہ پر دلی افسوس اور گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ اپنے بیان میں جناب الطاف حسین نے عمارت کے حادثے میں جاں بحق ہونیوالوں کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ میں اور ایم کیوایم کے تمام کارکنان حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ جاں بحق ہونے والوں کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ انہوں نے زخمیوں کی صحتیابی کیلئے بھی دعا کی۔ جناب الطاف حسین نے اس موقع پر ایم کیوایم کے کارکنوں، خدمت خلق فاؤنڈیشن کے رضا کاروں اور حق پرست نمائندوں کی جانب سے بروقت امدادی کارروائی کو سراہتے ہوئے کہا کہ انسانی جان بچانا سب سے افضل عبادت ہے۔

☆☆☆☆☆